87735- عورت کے بال نہ چھپانے کے قائل کے پیچھے نماز ادا کرنا

سوال

یہاں امریکا میں مسجد کمیٹی کا ایک شخص ایسا بھی ہے جو مسلمانوں میں مقام و مرتبہ رکھتا ہے، اس شخص نے مسجد میں کہا کہ امریکا مکہ اور مدینہ سے بھی زیادہ دار اسلام ہے.

اور جب کچھ امریکی عورتوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد پردہ کرنے کا اہتمام کیا تو اخباری نمائندوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس شخص کا کہنا تھا: اللہ تعالی نے مردوں اور عورتوں پر اللہ تعالی نے شرم و حیاء اختیار کرنی فرض کی ہے، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کے لیے اپنا سر چھپانا واجب ہے، لیکن میری رائے میں سر چھپانا واجب نہیں.

سوال یہ ہے کہ: کیا اس شخص کی کلام حق ہے یا باطل، کیونکہ بہت ساری مسلمان عورتیں اس کی بات پر اعتماد کرتی ہوئی سر کا پردہ نہیں کرتیں، اور اگر یہ شخص اپنی اسی رائے پر مصر ہو تو کیا اس کے پیچھے نماز ادا کرنی جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

اس شخص کا یہ قول: مکہ اور مدینہ
سے زیادہ امریکا دار اسلام ہے"

اس شخص کا یہ قول باطل ہے، اور اس کے
باطل ہونے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ کوئی بھی عقلمند شخص یہ نہیں کہتا
کہ امریکا دار اسلام ہے، بلکہ امریکہ خود بھی اس کا دعوی نہیں کرتا!

دوم:

اہل علم کا اتفاق ہے کہ عورت کے لیے
سر ڈھانپنا فرض ہے؛ اس کے کئی ایک دلائل موجود ہیں جن میں پردہ کا حکم دیا گیا ہے،
اور اس میں سب سے زیادہ صریح دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا درج ذیل فرمان ہے:

{اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی
بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی
چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ
جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے} الاحزاب (59).

یہ آیت چہرے کے پردہ کی بھی دلیل ہے؛
کیونکہ اوڑھنی سر کے اوپر سے نیچے لٹکائی جاتی ہے حتی کہ چہرہ اور سینہ چھپالے.

ہم نے چہرے کا پردہ کرنے کے دلائل
سوال نمبر (11774) کے
جواب میں بیان کر چکے ہیں، اور یہ سب دلائل سر کا پردہ کرنے اور اسے چھپانے کے وجوب
پر بالاولی دلالت کرتے ہیں.

علماء کرام کے درمیان چہرے کا پردہ
کرنے میں اختلاف تو پایا جاتا ہے، لیکن غیر محرم اور اجنبی مردوں سے عورت کے سر کا
پردہ کرنا اور بال چھپانے کے وجوب میں علماء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا
جاتا.

امام ابو بکر الجصاص اپنی مایہ ناز
تفسیر میں درج ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

قولہ تعالی :

**.{بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی
امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنی چادر اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ
نہیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھی ا
حتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت بہتر اور افضل ہے، اور اللہ تعالی سنتا اور جانتا ہے**
}.. النور (60).

" اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بوڑھی
عورت کے بال ستر میں شامل ہیں، کسی بھی اجنبی شخص کے لیے نوجوان لڑکی کی طرح بوڑھی
عورت کے بال دیکھنا بھی جائز نہیں، اور اگر بوڑھی عورت ننگے سر نماز ادا کرتی ہے تو
نوجوان لڑکی کی طرح اس کی نماز بھی باطل ہو جائیگی " انتہی.

دیکھیں : احکام القرآن (485/3).

لہذا اس نقلی عالم اور اس طرح کے
دوسرے اشخاص کو یہ کہا جائیگا کہ : پردہ یا شرم و حیاء جس کی طرف تم جا رہے ہو اور
جسے تم شرم و حیاء کہتے ہو اس کی دلیل کیا ہے، اور اس کی حدود کیا ہیں، اور اللہ

سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اس کا ذکر کہاں کیا ہے، یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اس کا ذکر کہاں ملتا ہے ؟

اگر وہ شخص اس کے جواب میں آیات حجاب
(یعنی پردہ والی) بیان کرے تو اس سے ان آیات کی تفسیر ومعانی دریافت کیے جائیں، اور اگر وہ پردے والی آیات سے اعراض اور چشم پوشی کرے، تو اسے یہ آیات بتائی جائیں، تاکہ جو شخص ہلاک ہو وہ دلیل پر ہلاک ہو، اور جو زندہ رہے تو وہ بھی دلیل پر زندہ رہے.

سوم :

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ
سبحانہ وتعالی کی کتاب قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تعظیم کریں اور اس کی حدود کی پہچان کریں، اور دینی احکام ومسائل سیکھنے کی کوشش اور جدوجھد کریں، اور ہر ایک کوئی آواز لگانے والے اور بے علم شخص کی بات ماننے اور اس پر عمل کرنے سے اجتناب کریں، اور خاص کر اس دور میں جبکہ شریعت اسلامیہ کے خلاف بہت زیادہ لوگ بولنے کی جرات کرنے لگے ہیں، اور بغیر دلیل وہدایت کے بحث ومباحثہ کرتے ہیں.

اور ہماری مسلمان بہنوں کو بھی اللہ
تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرنا چاہیے، اور انہیں اس سلسلہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، اور فاطمہ، اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ
تعالی عنہما اور دوسری صحابیات رسول کو اپنا آئیڈیل اور نمونہ بنانا چاہیے ان سب صحابیات نے پردہ کی آیات نازل ہوتے ہی فورا اپنا سارا جسم پردہ میں چھپا لیا تھا، اور جب باہر نکلتیں تو سیاہی کی بنا پر پہچانی ہی نہ جاتی تھیں، بال تو دور کی بات ہے ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی ظاہر نہیں ہوتا تھا.

چہارم :

اس طرح کی بات کرنے والے شخص کو ضرور
سمجھانا اور نصیحت کرنی چاہیے، اور کتاب وسنت اور اہل علم کی کلام میں سے پردے کا حکم اور اس کا طریقہ ضرور بتایا جائے، اگر تو وہ اسے تسلیم کر لے، ہمیں امید ہے کہ وہ اسے تسلیم کریگا، لیکن اگر وہ اپنے غلط موقف پر قائم رہے اور اصرار کرے تو پھر

ایسے شخص ک واس منصب پر نہیں رہنے دینا چاہیے، اور نہ ہی اسے دوسرے مسلمانوں کو
تعلیم یا وعظ کرنے دینا چاہیے، اور نہ ہی اسے امامت کرانے دی جائے اور نہ ہی ایسے
شخص کے پیچھے نماز ادا کی جائے.

بلکہ اس سے بائیکاٹ کیا جائے، اور حق
کی جانب واپس آنے تک اس سے علیحدگی اختیار کی جائے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ گمراہ
مسلمانوں کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے، اور ہمیں موت تک اپنے دین پر ثابت
قدم رکھے.

واللہ اعلم.